اصل مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو ترک کرے۔" فرمان رسالت مآب ہے: "**كفى بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع**" [صحيح مسلم مقدمة ح:٥، أبوداؤد الأدب باب٨٨] "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرتا پھرے۔" اے اللہ کے بندو! ہماری ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ غیر متعلقہ امور میں وقت صرف کرنا تو درکنار ان کی تکمیل کے لیے آپ کی عمر کافی ہونا مشکل ہے۔ اور غیر متعلقہ امور کو ترک کرنے میں دین کی حفاظت ہے، نفس کا تزکیہ ہے، محنت وسنجیدگی کی تربیت ہے۔ پس اپنی عمدہ سانسوں اور دل کی نرم دھڑکنوں کو بے مقصد کاموں میں ضائع مت کرو۔ ﴿**وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ**﴾ [الإسراء ٣٦] "اور ایسی چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔" ﴿**لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا**○﴾ [النساء ١١٤] "ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں، سوائے اس کے جو صدقہ، نیکی یا لوگوں کے مابین صلح کا حکم دے۔ اور جو کوئی رضائے الٰہی کی خاطر ایسا کرے تو جلد ہی ہم اسے بہت بڑے اجر سے نوازیں گے۔"

پس جس کسی کو اپنے نفس کی اصلاح اور اپنے دل کی سلامتی کی خواہش ہو اسے اپنے ہی عیوب کی تلاش میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ دوسرے کے عیوب کی تحقیق سے اجتناب دل کو نور سے بھر دیتا ہے، مزاج میں راحت پیدا کرتا ہے، ضمیر کو صاف رکھتا ہے اور اندرونی طور پر تندرستی عطا کرتا ہے۔

محمد بن کعب القرظیؒ کہتے ہیں: "جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین صفتیں پیدا فرماتا ہے: دین کا فہم، دنیا سے بے رغبتی اور اپنی خامیوں کو دیکھنی والی آنکھ۔"

انسان کے لیے "متعلق" اور "غیر متعلق" میں فرق کا اصول شریعت اسلامیہ ہے، آدمی کی خواہشات اور شوق بالکل نہیں۔ پس نیکی کا حکم کرنا، برائی سے منع کرنا، خود احتسابی، اللہ پاک کی طرف سے ودیعت کردہ وہ ذمہ داریاں جو اسے گھر، بازار، تعلیمی ادارے، دفتر، پیشہ ورانہ کام اور عام مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت انسان سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ تمام انسان کی مسئولیت اور مطلوبہ فرائض ہیں۔

خبردار! اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ آپ لوگوں پر رحم فرمائے۔ اور متعلق اور غیر متعلق کے فرق کو شریعت کی روشنی میں پہچان لو۔ بیشک انسان کا غیر متعلقہ امور میں الجھنا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے ناراض ہے۔

حکمتِ تعلیم قسط(۴)

عبداللہ ایوب

تعلیم و آگہی

قرآن مجید کی رو سے تعلیم کی اہمیت:

قرآن مجید جہالت کی تاریکیوں میں علم کا نور ہے، جس کے نزول کا آغاز ہی لفظ ﴿اقْــرَأْ﴾ یعنی "پڑھنے کے حکم" سے ہوا ہے۔ اس کتاب میں جا بجا علم حاصل کرنے، آگے سکھانے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی ترغیب اور تاکید ہے۔ اس مضمون میں درج ذیل آیات مبارکہ کا تذکرہ کافی ہوگا:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○﴾ [سورة العلق ۱-۵] "اپنے رب کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا فرمایا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑے کرم والا ہے۔ وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ چیز سکھائی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔" یہاں "پڑھ" کے معنی علامتی ہیں۔ "قلم" بھی بطور علامت استعمال ہوا ہے، یعنی: پڑھنے لکھنے کا فن۔ کیونکہ لکھائی اور پڑھائی کے ذریعے علم کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ اور انسان اپنے خیالات، تجربات اور تصورات دوسرے اشخاص تک، ایک نسل سے دوسری نسل تک، اور ایک تہذیب سے دوسری تہذیب تک منتقل کر لیتا ہے۔ اس طرح ہر شخص علم کے سیکھنے اور سکھانے میں اپنا اپنا کردار سلسلہ وار ادا کرتا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○﴾ [سورة الجمعة ۲] "اللہ ہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول ﷺ مبعوث فرمایا، جو انہیں اللہ پاک کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، اور ان کی اصلاح فرماتا ہے، اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم فرماتا ہے، اور اس سے قبل وہ لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

اس آیت نے تعلیم کی اہمیت نکھار کر بیان کی ہے؛ کیونکہ رسول ﷺ کو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○﴾ [النمل ۱۵] "اور یقیناً ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا، اور دونوں نے (شکر ادا کرتے ہوئے) کہا: ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جس نے ہمیں اپنے ایمان دار بندوں میں سے بہت سوں پر فضیلت عطا فرمائی۔"

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ کے جلیل القدر پیغمبروں نے علم کے ذریعے بہت سارے مؤمنوں پر فضیلت و برتری حاصل ہونے پر اللہ کا شکر ادا فرمایا۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○﴾ [سورة الرحمٰن ۱-۴]

"بیحد رحمت والے اللہ نے، قرآن کی تعلیم فرمائی، انسان کو پیدا فرمایا، اس کو بیان کرنا سکھایا۔"

ان آیات میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ خود اصل معلم اول ہے۔ نبی کریم ﷺ کو قرآن کی تعلیم اللہ پاک ہی نے عطا فرمائی ہے۔ آیات کریمہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم انسانوں کو رہنمائی دینے کے لیے ہے۔ اس نے اپنی بے حد مہربانیوں سے نوازتے ہوئے ایسا کیا ہے، تاکہ اشرف المخلوقات جہالت کی تاریکی میں ڈوبا نہ رہے۔ اس کی رحمتِ بیکراں نے تقاضا کیا کہ انسان کو تعلیم اور رہنمائی دینے کے لیے قرآن مجید نازل فرمائے۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○﴾ [آل عمران ۱۸] "اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی یہی گواہی دی ہے، وہی انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، وہی زبردست ہے کمال حکمت والا۔" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ دین کی بنیاد یعنی "عقیدہ توحید" کی صداقت پر اپنی گواہی درج فرمانے کے بعد فرشتوں اور علمائے کرام کو بھی گواہ بنایا ہے۔ اس عظیم شہادت میں شمولیت تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے عظیم ترین اعزاز ہے۔

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○﴾ [سورة البقرة ۳۱-۳۳] "اور اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو سارے نام سکھا دیے، پھر انہیں فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا: مجھے ان چیزوں کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: آپ ہر عیب سے پاک ہیں، ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے جس کی آپ نے ہمیں تعلیم فرمائی۔ اللہ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو انہیں ان کے نام بتادے۔ جب اس نے انہیں ان کے نام بتلا دیئے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ یقیناً میں آسمانوں اور زمین کے تمام راز جانتا ہوں اور وہ سب جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ فرشتوں سمیت دوسری مخلوقات پر بنی نوع انسان کو حاصل شدہ برتری اور فضیلت "علم" ہی کی بنیاد پر ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانیت کے نمائندے ہیں۔

سنت نبوی کی رو سے تعلیم کی اہمیت:

۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مِن أشراطِ الساعةِ أن يُرفعَ العلمُ ويثبتَ الجهلُ ويُشربَ الخمرُ ويظهرَ الزنى" "قرب قیامت کی نشانیوں میں علم کا اٹھایا جانا، جہالت کا پھیلنا، نشہ آور اشیاء کا عام استعمال ہونا، اور زنا کا ظہور شامل ہیں۔" [البخاری العلم باب ۲۱، ح:۸۰، ۸۱، مسلم العلم ح:۸]

۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طلبُ العلمِ فريضةٌ علىٰ كلِّ مسلمٍ" "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد، عورت) پر فرض ہے۔" [ابن ماجه مقدمة باب۱۷ ح:۲۲٤، وصححه الألباني، البزار ح:۹٤، ٦۷٤٦ كذّبه وضعفه، مسند أبي يعلىٰ ح:۲۸۳۷، ۲۹۰۳، ٤۰۳۵، المعجم الأوسط للطبراني ح:۹، ۲۰۳۰، مسند الشاميين ح:۲۰۸٤، ۳۳۷۵، شعب الإيمان ح:۱۵٤۳-۱۵٤٦ كلهم عن أنس رضي الله عنه، حسنه السيوطيؒ والمزيؒ، قال إسحاق ابن راهويةؒ: في إسناده مقال ومعناه صحيح، قال أبو داؤدؒ: هذا أصح شيْ في فرضية العلم، الدرر المنتثرة، عده محمد بن عبدالهادي في الأحاديث الضعيفة والموضوعة ح:۱۲۹، المعجم الأوسط للطبراني ح:۲۰۳۰، المعجم الصغير ح:۲۲ عن علي بن الحسينؒ عن أبيه، المعجم الأوسط ح:۲٤٦۲، ۵۹۰۸، ۸۳۸۱، المعجم الكبير ح:۱۰٤۳۹ عن ابن مسعود رضي الله عنه، المعجم الأوسط ح:٤۰۹٦ عن ابن عباس رضي الله عنهما]

۳) حدیث انس رضی اللہ عنہ کی بعض روایات میں ہے: "اطلبُوا العلمَ ولو بالصينِ، فإنَّ طلبَ العلمِ فريضةٌ علىٰ كلِّ مسلمٍ"، "علم حاصل کرو، اگرچہ چین جانا پڑے، بیشک علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے۔" [جامع بيان العلم وفضله ح:۱۵، ۱٦، ۲۱] پہلے جملے کو علامہ البانی نے "موضوع" یعنی خود ساختہ قرار دیا ہے۔ [ضعيف الجامع ح:۹۰٦]

۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَن سلکَ طريقاً يلتمسُ فيهِ علماً سهلَ اللهُ لهُ طريقاً إلى الجنة......" "جو کوئی ایسے راستے پر روانہ ہو جس میں وہ علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت تک پہنچنے کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔" [سنن ابن ماجه ح:۲۲۳]

۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إنّ اللّٰهَ أوحىٰ إليّ أنه مَن سلکَ مسلكا في طلبِ العلم سهّلتُ لهُ طريقَ الجنةِ، ومَن سلبتُ كريمتَيهِ أثبتُّهُ عليهما الجنةَ، وفضلٌ في علمٍ خيرٌ مِن فضلٍ في عبادةٍ، وملاكُ الدينِ الورعُ" "بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ جو کوئی علم

حاصل کرنے کی راہ پر چلے' میں اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادوں گا، اور جس کسی سے میں اس کی دو پیاری چیزوں (آنکھوں) کو چھین لوں (وہ صبر کرے تو) میں ان کے بدلے اسے جنت عطا فرماؤں گا، اور زائد علم' زائد عبادت سے بہت بہتر ہے، اور دین کی بنیاد تقوی ہے۔" [الجامع الصغير ح:٢٦٠٧ وصححه الألباني ح:١٧٢٧]

٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَن خرجَ في طلبِ العلمِ فهو في سبيلِ اللّٰهِ حتىٰ يرجعَ" "جو کوئی حصول علم کے لیے نکل پڑے' تو واپس لوٹنے تک وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔" [الترمذی العلم باب ٢ ح:٢٨٥٩ وقال: حسن غريب، البزار ح:٦٥٢٠، المعجم الصغير للطبراني ح:٣٨٠، جامع بيان العلم ح:٢٠٥، حسنه الألباني في صحيح الترغيب ح:٨٨]

٧) حضرت سخبرة الازدی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: "مَن طلبَ العلمَ كانَ كفارةً لِما مضىٰ" [الترمذی العلم باب ٢ ح:٢٨٦٠ وقال: ضعيف، سنن الدارمي ح:٥٨٠، قال الألباني: "موضوع" مشكاة ٢٢١، الضعيفة ٥٠١٧]

٨) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: "فقيهٌ أشدُّ على الشيطانِ مِن ألفِ عابدٍ" "ایک عالم دین (کو گمراہ کرنا) شیطان پر ایک ہزار (جاہل) عبادت گزاروں سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔" [الترمذی العلم باب ١٩، ح:٢٨٩٧ وقال: غريبٌ، وقال الألباني: "موضوعٌ"، جامع بيان العلم ح:٩١، المعجم الأوسط ح:٦١٦٦، الدارقطني ح:٢٩٤، شعب الإيمان ح:١٥٨٧]

٩) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تعلیم کی برتری اللہ تعالیٰ کی خدمت سے بہتر ہے، اور مذہب کی بنیاد اعتدال پر ہے۔

١٠) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسے علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے' ایسی دولت جیسی ہے' جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔"

١١) انہی سے دوسری حدیث ہے: "جو علم کی تلاش کرے، پھر اسے حاصل کرلے' اس کو دوگنا اجر ملے گا، اور اگر وہ علم حاصل نہ ہوسکے تو ایک اجر ملے گا۔" (متن کے الفاظ نہ ہونے کی وجہ سے مستند کتب میں ان تین روایات کی تلاش نہ ہو سکی۔)

"علم" کیا ہے؟

امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: "تحصیل علم سے بڑھ کر کسی بھی عمل کو فضیلت حاصل نہیں، بشرطیکہ نیت صحیح ہو۔" [جامع بيان العلم وفضله ح:٨٩] امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: "رات کا کچھ حصہ علم کا یاد کرنا' پوری رات عبادت میں گزارنے